Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قوت ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت ۴۵ پیسے

جلد ۳۵ | ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھش / ۱۷ تبلیغ ۱۳۶۰ھش / ۱۷ فروری ۱۹۸۱ء | نمبر ۳۹

بوہرہ فرقے کے دس ہزار افراد کی طرف سے

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ

بوہرہ فرقہ کے لیڈر سیدنا برہان الدین نے گرمجوشی سے استقبال کیا

بمبئی میں نوبل انعام یافتہ احمدی سائنسدان کی مصروفیات

احمدیت کے نامور سپوت اور پاکستان کے قابلِ فخر نوبل انعام یافتہ مسلم سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ۱۰ جنوری کو بھاوت کے دورے پر بمبئی پہنچے۔ ۱۱ جنوری کو آپ کے اعزاز میں بوہرہ فرقہ کی طرف سے ایک استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس میں دس ہزار بوہرہ احباب نے محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کا استقبال کیا۔

بوہرہ فرقہ کے معروف لیڈر سیدنا برہان الدین صاحب نے نوبل انعام یافتہ سائنسدان کا گرمجوشی سے استقبال کیا

اس تقریب کی خبر ہفت روزہ بدر قادیان نے ۲۹ جنوری ۱۹۸۱ء کی اشاعت میں دی ہے۔ اس اشاعت میں مبلغ انچارج بمبئی مشن مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے جماعت احمدیہ بمبئی کی طرف سے ڈاکٹر صاحب موصوف کے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"محترم ڈاکٹر صاحب مکرم سید شہاب الدین صاحب کی معیت میں سی سی آئی کلب تشریف لے گئے۔ جہاں بوہرہ فرقہ کے معروف لیڈر سیدنا برہان الدین صاحب نے آپ کا پُرجوش خیر مقدم کیا۔ اس موقعہ پر قریباً دس ہزار بوہرہ افراد موجود تھے۔ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس اجتماع کے سامنے اپنی دلی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمان بچے سائنس کی طرف زیادہ توجہ دیں اور اس میدان میں ان کی حوصلہ افزائی کے لئے قوم کو پوری طرح سے مالی امداد کرنی چاہیئے۔ چنانچہ سیدنا برہان الدین صاحب نے محترم ڈاکٹر صاحب کو یقین دلایا کہ وہ ان کی ان مخلصانہ مساعی میں ان کے ساتھ ہیں۔

رات آٹھ بج کر چالیس منٹ پر محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مدراس کے لئے روانہ ہوئے ایئرپورٹ پر جماعت کے بیشتر افراد نے آپ کو الوداع کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو آمین

(بدر قادیان ۲۹ جنوری ۱۹۸۱ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ھو الناصر

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ایک اہم جماعتی ضرورت

اور

حضور ایدہ اللہ کا ارشاد

مخلصین جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مہمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے دارالضیافت کے لئے مزید ۲۰۰ دیگوں کی ضرورت ہے۔ ایک دیگ پر کم و بیش ۲۰۰۰ روپیہ خرچ ہوگا۔

جو مخلص اصحاب اس کارِ خیر میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے اور زیادہ فضلوں کو حاصل کرنا چاہیں وہ ناظر صاحب ضیافت کو اطلاع دیں اور انہیں ۲۰۰۰ روپے فی دیگ کے حساب سے رقم بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے اموال میں برکت دے۔

مرزا ناصر احمد

۹ تبلیغ ۱۳۶۰ھش

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۱۵ فروری / تبلیغ۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ آجکل جہلم میں قیام فرما ہیں۔

احباب کرام سے التماس ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں جاری رکھیں کہ وہ ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ آپ کے مقاصد دینیہ اور عزائم عالیہ کو معجزانہ کامیابیوں سے نوازے اور ہر ہر گام پر اپنے فرشتوں کی تائید و حمایت سے نوازتا رہے آمین۔

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ اور آپ کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

۔۔ ربوہ ۱۳ تبلیغ / فروری۔ آج یہاں نماز جمعہ جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی زیر ہدایت محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے محترم مولانا صاحب نے الہام کی ضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ الہام اللہ تعالیٰ کی ذات کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ جھوٹے معبودوں کی یہ علامت ہے کہ تم انہیں پکارتے رہو۔ لیکن وہ تمہاری پکار کا جواب نہیں دیں گے۔

مولانا نے کہا کہ جھوٹے معبودوں کی

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۞ پرنٹر: سید عبدالحی ۞ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۞ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت شرقی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے سرزمینِ قرطبہ!

اے سرزمینِ قرطبہ عالی ہے تیرا مرتبہ
ماضی تیرا ذی شان تھا اور حال ہے ابتر ترا
اے سرزمینِ قرطبہ!

اسلام تیرے گھر میں تھا اسلام بحر و بر میں تھا
اسلام تیرا دین تھا اسلام بام و در میں تھا
اے سرزمینِ قرطبہ!

تیرا نصیبہ سو گیا دیکھا تھا کیا۔ کیا ہو گیا
اسلام کا جاہ و حشم تاریکیوں میں کھو گیا
اے سرزمینِ قرطبہ!

صدیوں رہی خاموش تُو اسلام سے رُوپوش تُو
باطل سے ہم آغوش تُو کیوں ہو گئی مدہوش تُو
اے سرزمینِ قرطبہ!

ماضی تھا کیا روشن ترا سرسبز تھا گلشن ترا
تیرے شکوہ و عزم سے ڈرتا تھا ہر دشمن ترا
اے سرزمینِ قرطبہ!

روشن ستارا ہو گیا اب پیدرو آباد کا
اک شور برپا ہو گیا ہر سُو مُبارکباد کا
اے سرزمینِ قرطبہ!

اب نعرۂ تکبیر سے گونجے گی پھر تیری فضا
اللہ کا گھر بن گیا پڑھ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
اے سرزمینِ قرطبہ!

اَب عید کا دن آئے گا اور کفر پھر مٹ جائیگا
اسلام کا پرچم یہاں پھر شان سے لہرائے گا
اے سرزمینِ قرطبہ!

پہلے پہل اُترا جہاں اسلامیوں کا کارواں
اسلام کا اُس ملک سے اُف مٹ گیا نام و نشاں
اے سرزمینِ قرطبہ!

تہذیبِ مغرب چھا گئی تثلیث دل برما گئی
اسپین کی یہ سلطنت باطل کے قابو آ گئی
اے سرزمینِ قرطبہ!

تیری یہ حالت دیکھ کر زخمی ہوئے قلب و نظر
پہنچا وہاں با چشمِ تر محمُود کا لختِ جگر
اے سرزمینِ قرطبہ!

گھبرا کے سجدے میں گرا اشکوں کا اک دریا بہا
پھر ہاتھ اُٹھے بہرِ دُعا یارب! کوئی جلوہ دکھا
اے سرزمینِ قرطبہ!

پھر اس زمیں کو پاک کر باطل مٹا کر خاک کر
اسلام کو پھر سربلند تا حدِّ ہفت افلاک کر
اے سرزمینِ قرطبہ!

اِس بندۂ حق کی دُعا پہنچی سرِ عرشِ خُدا
اللہ کا گھر بن گیا مومن کا سینہ تن گیا
اے سرزمینِ قرطبہ!

توحید کا نعرہ لگا گونجے یہاں ارض و سما
کروٹ بدل تُو بھی ذرا پڑھ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
اے سرزمینِ قرطبہ!

صدیوں سے تو گمراہ تھی باطل کی جلوہ گاہ تھی
اب اپنا ماضی بھول جا جب حق سے لاپرواہ تھی
اے سرزمینِ قرطبہ!

اک شمع ضوافشاں ہوئی طارق کی رُوح شاداں ہوئی
افسردگی جاتی رہی تابندگی رخشاں ہوئی
اے سرزمینِ قرطبہ!

آئی صدی یہ چودھویں سجدہ میں سے میری جبیں
پھیلے گا اب دینِ مبیں بہ فیضِ "خَتَمَ المرسلین"
اے سرزمینِ قرطبہ!

بدلیں گے پھر ارض و سما پُر نُور ہوگی یہ فضا
احسن بھی ہے نغمہ سرا غلبہ ہوا توحید کا
اے سرزمینِ قرطبہ!

(احسن اسمٰعیل۔ گوجرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ کی اہم ذمہ داری

(مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق ربوہ)

دین اسلام کی اشاعت اور تبلیغ ہر مسلمان پر واجب ہے۔ اسلام دینِ فطرت ہے۔ یہ ایک فطری امر ہے کہ انسان اچھی چیز دوسروں تک پہنچانے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔ ایک باپ جب بازار سے مٹھائی خرید کر گھر لاتا ہے تو اس کی طبعی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے بال بچے اس مٹھائی کو کھائیں۔ اور جب وہ اپنے بال بچے کو مٹھائی سے محظوظ ہوتے دیکھتا ہے تو اس کو بہت خوشی ہوتی ہے۔ انسان تو انسان جانوروں میں بھی اس فطری وصف کا کچھ حصہ پایا جاتا ہے۔

اسلام سچائی کا نام ہے اسلام میں حسن ہی حسن ہے اسلام میں وہ سب کچھ موجود ہے جس کی ہمیں ضرورت رہتی ہے اس لیے طبعاً اور فطری طور پر ایک مومن مسلمان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ سچائی کے اس منبع سے دوسروں کو بھی مستفید کرے۔ اور اسلامی نعمتوں میں دوسروں کو بھی اپنے ساتھ شریک کرے۔ جتنا جتنا ایمان بڑھتا جاتا ہے یہ فطری خواہش کہ دوسرے بھی اسلام کو قبول کریں بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور پھر ایک وقت وہ بھی آجاتا ہے کہ دوسروں تک پیغامِ حق پہنچانے کے سلسلہ میں جو تکالیف اور مصیبتیں سامنے آئیں ان سے بھی مومن مسلمان کو لذت ہی حاصل ہوتی ہے اس کے اندر بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ کا جذبہ بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور دنیا کی کوئی مشکل اس کو اس فریضہ کی ادائیگی سے ہٹا نہیں سکتی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ کا نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ جتنا جتنا اسلام کا حسن ان پر روشن ہوتا جاتا تھا اتنا اتنا ہی ان میں تبلیغ کا جذبہ بھی بڑھتا جاتا تھا۔

یہ ان کی فطرت صحیحہ کا حصہ تھا کہ اعلیٰ نعمت سے دوسروں کے ساتھ مل کر فائدہ اٹھائیں۔ بدقسمتی سے مسلمانوں میں تبلیغ اسلام کا جذبہ گھٹتے گھٹتے چودھویں صدی کے اوائل تک بالکل ہی نابود ہو گیا تھا۔ اور عیسائی منادوں کو ایک وسیع میدان یسوع مسیح کی منادی کے لیے میسر آگیا تھا اور ان کے مبلغین ہندو پاکستان میں تبلیغ کرتے تھے۔ عین اس نازک وقت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو کھڑا کیا تا وہ مسلمانوں میں جذبۂ تبلیغ کو پھر سے بیدار و اجاگر کریں اور ان کو اسلام کی حسین تعلیم سے ازسر نو سیراب کریں آپ نے اپنی جماعت میں تبلیغ اسلام کیلئے ایک ولولہ اور جوش پیدا کر دیا۔ اور آپ کی اعلیٰ تربیت کے نتیجہ میں ایک بڑی جماعت ایسی پیدا ہو گئی جنہوں نے اپنی زندگیاں اسلام کیلئے وقف کر دیں اور دور دراز ممالک میں اسلام کا پیغام پہنچانے کیلئے نکل گئے۔ ان لوگوں نے نہ تو دنیوی وجاہتوں کی پروا کی اور نہ ان کے اہل و عیال ان کے سدِّ راہ ہو سکے

حضرت مفتی محمد صادق صاحب
حضرت مولوی عبدالرحیم نیّر صاحب
حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب
حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب
حضرت مولوی ابو العطاء صاحب
حضرت مولوی جلال الدین شمس صاحب

یہ صرف وہ چند روشن ستارے ہیں جنہوں نے میدانِ جہاد میں اپنی زندگی کے ایام گذارے۔

جماعت احمدیہ بنیادی طور پر ایک مشنری جماعت ہے اس کا ہر فرد اپنے دل میں تبلیغ کے لیے بے پناہ جذبہ رکھتا ہے۔ فالحمد للہ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جس طرح ہر فن کے کچھ ضوابط ہوتے ہیں اسی طرح تبلیغ کا فن بھی کچھ ضوابط اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اگر ان امور کو مدّنظر رکھ کر تبلیغ کی جائے تو بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔

۱۔ مبلغ کا سب سے کارگر ہتھیار دعا ہے۔ بغیر دعا کے کوئی کامیابی ممکن نہیں ہے اس لیے مبلغ کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ دعاؤں میں شغف پیدا کرے۔ اور اپنے مقصد میں کامیابی کیلئے دن رات دعاؤں میں لگا رہے۔ حق کے پہچاننے کی توفیق اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے اور دل کے در بھی اللہ تعالیٰ ہی کھولتا ہے۔ اس لیے ایک مبلّغ کا تمام تر دارومدار دعا پر ہی ہونا چاہیئے۔ حضرت مصلح موعود مبلغین کو نصیحت فرماتے ہیں۔

"دعاؤں پر زور دیں اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دیں یہ چیز دل کیلئے عجیب تسکین دہ ہے۔ دل دُعا سے مضبوط ہوتا ہے اور ایمان سیراب ہوتا ہے۔ ایمان کا پہلا ثمرہ دُعا ہے اور دُعا کا پہلا ثمرہ ایمان ہے جس طرح ہر بیج درخت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور ہر درخت بیج سے پیدا ہوتا ہے اسی طرح دعا ایمان سے پیدا ہوتی ہے اور ایمان دعا سے پیدا ہوتا ہے۔ اور نہیں کہہ سکتے کہ کون کس سے پیدا ہوا"

(الفضل ۲۵ جنوری ۱۹۲۳ء)

مبلّغینِ احمدیت کے حالات۔ قبولیتِ دعا کے غیر معمولی نشانوں سے بھرے پڑے ہیں۔

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو مبلّغ اعظم تھے اور جن کے ذریعہ سے دنیا میں ایک انقلاب پیدا ہوا ان کا نمونہ ہمارے سامنے ہے باوجود اس کے کہ آپؐ کو اپنی کامیابی و کامرانی کی بشارتیں مل چکی تھیں آپ کبھی دعا سے غافل نہ رہے بلکہ جتنی جتنی مشکلات بڑھتی چلی جاتی تھیں آپؐ دعاؤں میں زیادہ مگن ہوتے چلے جاتے تھے اور انہی متضرعانہ دعاؤں کا ہی نتیجہ تھا کہ تئیس سال کے قلیل ترین عرصہ میں نہ صرف عرب بلکہ اردگرد کے علاقوں میں بھی واحدانیت کی قبولیت اور انسانیت کا شرف ان بادیہ نشینوں کو حاصل ہو گیا۔ جن کی اخلاقی و روحانی زندگی پر عرصۂ دراز سے موت وارد ہو چکی تھی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے کتنے موثر اور پیارے الفاظ میں اس انقلاب کا جو دعائے رسالت کے نتیجہ میں برپا ہوا۔ نقشہ کھینچا ہے۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک ماجرا گذرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبانوں پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا۔ اور نہ کسی کان نے سُنا کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا۔ وہ ایک خدا تعالیٰ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں۔ جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اُس اُمّی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔"

پس ایک احمدی مبلّغ کا (ہر احمدی ہی درحقیقت مبلّغ ہے) تمام تر دارومدار دعا پر ہونا چاہیئے۔ اور قبل اس کے کہ وہ کسی متلاشیٔ حق کو تبلیغ کرنے کا ارادہ کرے سب سے پہلے تضرع اور الحاح کے ساتھ دعا کرے کہ دلوں کا کھولنا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

۲۔ مبلغ کیلئے یہ امر بھی نہایت ضروری ہے کہ اس کا اپنا نمونہ اعلیٰ ہو بغیر اعلیٰ نمونہ کے اس کی بات دلوں میں نہیں اترے گی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ

کہ ایسی باتوں کو دوسروں کے سامنے پیش کرنے کی جسارت کیونکر کرتے ہو جبکہ تمہارا عمل خود ان باتوں پر نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر مثلاً ایک شخص کو جھوٹ بولنے کی عادت ہو اور وہ کسی کو جس کو اس کے اس عیب کا علم ہو یہ نصیحت کرے کہ تم جھوٹ نہ بولو تو واضح بات ہے کہ اس کی اس نصیحت کا کچھ بھی اثر نہ ہوگا۔ بلکہ الٹا اس کے دل میں نصیحت کرنیوالے کے خلاف نفرت پیدا ہوگی

ذاتی نمونہ اور اعلیٰ اخلاق کے مظاہرہ کے بغیر کوئی مبلغ کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتا۔ مبلغ اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کفار مکہ کو اپنی سابقہ زندگی بطور صداقت کے پیش کی تھی قرآن کریم میں آپکی زبانی یہ آیت موجود ہے

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا

کہ میں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ تمہارے درمیان گذارا ہے اور میرا نمونہ تم سب کے سامنے ہے

اس بات کا قریش مکہ کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ کہ آپؐ کا ذاتی کردار امین و شفیق کا تھا۔

جب غار حرا میں آپؐ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ اور آپؐ گھبرائے ہوئے واپس گھر آئے تو حضرت خدیجہ رضؓ نے آپؐ کے ذاتی کردار اور نمونہ کا ان الفاظ میں نقشہ کھینچا تھا

"کلا واللہ ما یخزیک اللہ ابدا انک لتصل الرحم وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق۔

(بخاری جلد اول صفحہ)

ترجمہ" ہرگز نہیں۔ بخدا اللہ تعالیٰ آپکو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ لوگوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں وہ اخلاق جو دنیا سے ناپید تھے وہ آپ کے ذریعہ ظہور میں آرہے ہیں آپ مہمان نوازی کرتے ہیں۔ مصیبت زدوں کی مدد کرتے ہیں۔"

حضرت مصلح موعود نے ایک مبلغ کے لیے جن خصوصیات کا ہونا ضروری قرار دیا ہے وہ یہ ہیں

"مبلغ کو بے غرض۔ دلیر۔ ہمدرد خلائق۔ وسیع المعلومات۔ نظافت پسند۔ با اخلاق۔ تہجد گذار دعاگو۔ بے نفس۔ غیر جانبدار منظم۔ سوشل تعلقات میں ماہر اور ایثار و قناعت کا مجسمہ ہونا چاہیئے۔

(تقریر حضرت المصلح موعود ۲۶ جنوری ۱۹۳۱ء)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بھی عملی نمونہ پر بڑا زور دیا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں کہ

"وعظ اس قسم کے ہونے چاہئیں جو پہلے اپنی اصلاح کریں اور اپنے چلن میں ایک پاک تبدیلی کرکے دکھائیں۔ تا کہ ان کے نیک نمونوں کا اثر دوسروں پر پڑے عملی حالت کا عمدہ ہونا یہ سب سے بہترین وعظ ہے جو لوگ صرف وعظ کرتے ہیں مگر خود اس پر عمل نہیں کرتے وہ دوسروں پر کوئی اچھا اثر نہیں ڈال سکتے۔ بلکہ ان کا وعظ بعض اوقات اباحت پھیلانے والا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سننے والے جب دیکھتے ہیں کہ وعظ کہنے والا خود عمل نہیں کرتا۔ تو وہ ان باتوں کو بالکل خیالی سمجھتے ہیں۔ اس لیے سب سے اول جس چیز کی ضرورت واعظ کو ہے۔ وہ اس کی عملی حالت ہے"

۳۔ مبلغ کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ توکل اور استغنا کے مقام پر کھڑا ہو اور اس بات پر پختہ یقین رکھتا ہو کہ تمام عزتوں۔ تمام رفعتوں تمام رزق کا منبع صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ کسی انسان سے اس کو یہ توقع نہیں رکھنی چاہیئے کہ اس کے ذریعے اس کو عزت دولت یا رزق مل سکتا ہے۔

استغنا بہت بڑی دولت ہے اور جب مومن مبلغ اس مقام کو پہنچ جاتا ہے۔ تو دنیا بھی اس کے تابع ہو جاتی ہے۔ جو مبلغین کلیتاً اپنا ملجا و ماویٰ اللہ تعالیٰ کو بنا دیتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ حسب وعدہ ان کے لیے رزق مہیا کرتا ہے اور ان کو دست نگر نہیں ہونے دیتا۔ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب نے فرمایا ہے کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن متقی شخص کی سات پشتوں تک رزق کی تنگی نہیں آنے دیتا۔

تجربہ یہ بتاتا ہے کہ جب مبلغ سارے واسطوں کو ترک کر دیتا ہے تو اس کے اندر تبلیغ میں دلیری آجاتی ہے اور اس کی بات میں شوکت پیدا ہو جاتی ہے چونکہ اس کو کسی سے کوئی طمع یا لالچ نہیں ہوتا اس لیے وہ بے دھڑک اور بے خوف ہو کر حق کی بات دوسروں تک پہنچاتا ہے۔ اور ظاہر بات ہے کہ ؎

بات جو دل سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

پس ایک احمدی مبلغ کو دل میں میخ کی طرح یہ بات گاڑ لینی چاہیئے کہ اس نے کلیتہً اللہ تعالیٰ پر توکل کرکے کام کرنا ہے۔ اور کسی حالت میں بھی کسی انسان کے آگے دست سوال دراز نہیں کرنا ہے۔

جب وہ اس مقام پر پہنچ جائے گا تو اللہ تعالیٰ نہ صرف اس کے دل پر سکینت۔ اطمینان اور غنا کی کیفیت طاری کر دے گا۔ بلکہ اس کے پیغام میں رعب اور اثر بھی پیدا کر دے گا۔ صوفیائے کرام اور اولیائے عظام کا نمونہ ہمارے سامنے ہے یہ لوگ دنیا اور دنیا والوں سے کوئی سروکار نہ رکھتے تھے سارا وقت ذکر الٰہی اور تبلیغ دین متین میں گذارتے تھے قناعت پسند تھے۔ مال و زر سے ان کو کوئی دلچسپی نہ تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے کلام میں وہ برکت رکھی کہ لاکھوں تشنہ روحیں آپ سے سیراب ہوئیں اور آج جب ان کو فوت ہوئے بھی ایک زمانہ ہو چکا ہے لوگ ان کے حالات پڑھ پڑھ کر روحانی لذت حاصل کرتے ہیں

مبلغ کو اس مقام پر کھڑا ہونا ضروری ہے جہاں وہ یہ سمجھے کہ اس نے دنیا کو کچھ دینا ہے۔ ان سے لینا نہیں۔

۴۔ مبلغ کو اپنے اندر استقلال کی صفت پیدا کرنی چاہیئے۔

تبلیغ کا کام صبر کا متقاضی ہے بسا اوقات ایک شخص کو تبلیغ کرتے کرتے سالہا سال لگ جاتے ہیں۔ مبلغ کو کبھی بھی تھک ہار کر نہیں بیٹھ جانا چاہیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہمارے سامنے ہے آپؐ نے مکی زندگی میں سالہا سال تبلیغ کی لیکن قبول ایمان کی صورت میں اس کا نتیجہ بہت کم نظر آتا ہے۔ لیکن آپؐ گھبرائے نہیں اور تبلیغ کرتے چلے گئے۔ تمام انبیاء کے ساتھ یہ ماجرا پیش آتا رہا۔

پس ایک سچے مبلغ کو ہرگز حوصلہ نہیں ہارنا چاہیئے۔ اس کا کام پیغام حق پہنچانا ہے۔ دلوں کا کھولنا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان فرمایا کرتے تھے۔

کہ ایک دفعہ ان کے دوران قیام لندن ایک انگریز مشن ہاؤس میں آیا اور مفتی صاحب سے درخواست کی کہ اس کو اسلام کے بارہ میں کچھ بتایا جائے۔ حضرت مفتی صاحب کئی گھنٹے تک اس کو اسلام کے بارہ میں بتاتے رہے۔ اور اس کی مناسب خاطر تواضع بھی کی لیکن آخر میں اس شخص نے بغیر کوئی بات کیے مفتی صاحب سے اجازت چاہی اور اٹھ کر چلا گیا۔ حضرت مفتی صاحب کو بہت افسوس ہوا کہ اتنی تبلیغ بیکار گئی۔ ابھی اسی سوچ و بچار میں تھے کہ ایک اور انگریز آیا اور حضرت مفتی صاحب سے اسلام کے بارہ میں معلومات حاصل کرنی چاہیں آپ نے اختصار کے ساتھ چند منٹ اس کو اسلام کے بارہ میں بتایا۔ انگریز کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور حضرت مفتی صاحب سے کہا کہ آپ کی باتوں سے میں بہت متاثر ہوا ہوں مجھے مسلمان بنالیں مفتی صاحب حیران رہ گئے اس کو اسلام میں داخل کیا حضرت مفتی صاحب فرمایا کرتے تھے

کہ اگر دلائل اور زور بیان کے نتیجہ میں کسی کا سینہ حق کی قبولیت کیلئے کھل سکتا تھا تو وہ پہلا شخص تھا جو ایمان لاتا۔ لیکن معاملہ اس کے برعکس ہوا اس سے اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سبق دیا کہ تمہارا کام تبلیغ میں استقلال ہے۔ دلوں کا کھولنا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس ہمیں مستقل مزاجی کے ساتھ دعاؤں میں لگے ہوئے اور متوکل علی اللہ ہو کر تبلیغ میں لگ جانا چاہیئے اور نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا چاہیئے

۵۔ تبلیغ کے میدان میں کامیابی کا بہت بڑا راز اس بات میں مضمر ہے کہ مبلغ اپنا سارا وقت تبلیغ کے ساتھ ساتھ ذکرِ الٰہی میں گزارے کہ تبلیغ کا کام انبیاء کا کام ہے اور مبلغ انبیاء کے مشن کو آگے بڑھانے میں لگا ہوتا ہے اور انبیاء ہمہ وقت ذکرِ الٰہی میں مشغول رہا کرتے تھے۔ مبلغ کی حالت یہ ہونی چاہیئے کہ ؎

دست در کار و دل بیار

ذکرِ الٰہی کے ساتھ اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے۔ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ قرآن کریم کی اس آیت میں مبلغ کے لئے بہت بڑی نصیحت ہے۔ جن مبلغین کو ذکرِ الٰہی کی عادت ہوتی ہے ان کی تقریر و تحریر میں اثر ہوتا ہے۔ ذکرِ الٰہی ایک زبردست روحانی طاقت ہے اور مبلغ کا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔ ؎

عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

ذکرِ الٰہی تنویرِ قلوب کے لئے زبردست نسخہ ہے۔ جب تک مبلغ کا دل روشن نہ ہو اس کا اثر دوسروں پر نہیں پڑ سکتا۔ ذکرِ الٰہی کی خوشبو متعدی ہوتی ہے اور جو بھی ایسے شخص کی محفل میں بیٹھتا ہے یہ ناممکن ہے کہ اس کو ذکرِ الٰہی کی خوشبو نہ پہنچے اور اس کا دل و دماغ اس سے معطر نہ ہو۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی محفل میں بیٹھنے والوں کا بیان ہے کہ آپ کی محفل میں ایک عجیب قسم کا روحانی سرور اور اطمینان نصیب ہوتا تھا اور دل کلیتاً اللہ تعالیٰ کی طرف کھنچا چلا جاتا تھا۔ یہ کیفیت اسی لئے نصیب ہوتی تھی کہ حضور کا اوڑھنا بچھونا ہی ذکرِ الٰہی ہوتا تھا۔ پس ہمیں بھی ذکرِ الٰہی کی عادت پیدا کرنی چاہیئے اور اس پر مداومت اختیار کرنی چاہیئے۔ قرآن مجید نے ذکرِ الٰہی کو کامیابی کی کنجی قرار دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

یعنی خدا کو بہت یاد کیا کرو تاکہ تم کامیاب ہو۔
(سورۃ انفال آیت ۴۶)

قادسیہ کی لڑائی میں حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ کو یہ ہدایت بھیجی تھی کہ "لشکریوں کے ہر اجتماع میں تقویٰ اور پرہیزگاری پر زور دو اور دیکھو کہ مجاہدین تلاوتِ کلام اللہ پر مداومت کرتے ہیں۔"

۶۔ تبلیغ نہایت احسن پیرائے میں کرنی چاہیئے اور موقع محل کو دیکھ کر کرنی چاہیئے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ۔

مبلغ کو یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہیئے کہ جب وہ تبلیغ کرنے نکلتا ہے تو اس کا مقام ایک طبیب کا ہو جاتا ہے جو روحانی علاج کرتا ہے۔ اچھا طبیب وہی ہوتا ہے جو مریض کے ساتھ ہمدردی، خوش خلقی اور پیار کا سلوک کرے۔ مریض کی بیماری کا ڈھنڈورا نہ پیٹتا پھرے بلکہ اس کو ایک راز سمجھے۔ یہی حال مبلغ کا ہونا چاہیئے کہ اپنے زیرِ تبلیغ سے حسنِ اخلاق سے پیش آئے۔ اگر اس کے دلائل میں کوئی کمزوری یا کم علمی دیکھے تو اس کا اظہار دوسروں پر نہ کرے۔ موعظۂ حسنہ سے مراد یہ ہے کہ موقع و محل کو دیکھ کر اور زیرِ تبلیغ شخص کی عقل کے مطابق گفتگو کرے۔ مثلاً جب ایک مبلغ کسی عیسائی دوست کو تبلیغ کرے تو اگر وہ ایسا انداز اختیار کرے جس سے اس کے مذہب کی سبکی ہوتی ہو تو قدرتاً عیسائی دوست نہ صرف یہ کہ اس سے متاثر نہ ہوگا بلکہ ہو سکتا ہے کہ اس سے گفتگو کرنے سے ہی انکار کر دے۔ ہر کسی کو اپنا مذہب پیارا ہوتا ہے۔ وہ اپنے مذہب کو حق سمجھتا ہے تبھی تو اس پر مداومت اختیار کرتا ہے۔ اس لئے اس کے مذہب کی خامیاں بھی نہایت حکمت سے اور حکیمانہ انداز میں اس پر عیاں کی جائیں بلکہ بہتر طریق تو یہ ہے کہ بجائے اس کے عقائد کو رگیدنے کے اس کو اپنے مذہب کی خوبیاں اس رنگ میں بتائی جائیں کہ وہ خود بخود اسلام کی طرف مائل ہو جائے۔ اسی حکمت کو مدنظر رکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ تم دوسرے مذاہب کو برا بھلا نہ کہو۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"یہ بھی یاد رکھو کہ ہمارا طریق نرمی ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اپنے مخالفوں کے مقابل پر نرمی سے کام لیا کرے۔ تمہاری آواز تمہارے مقابل کی آواز سے بلند نہ ہو۔ اپنی آواز اور لہجہ کو ایسا بناؤ کہ کسی دل کو تمہاری طرف سے صدمہ نہ ہو۔ ہم قتل اور جہاد کے واسطے نہیں آئے بلکہ ہم تو مقتولوں اور مردہ دلوں کو زندہ کرنے اور ان میں زندگی کی روح پھونکنے کو آئے ہیں۔ ہمارا مقصد نرمی سے ہے اور نرمی سے اپنے مقاصد کی تبلیغ ہے۔ غلام کو وہی کرنا چاہیئے جو اس کا آقا اس کو حکم کرے۔ جب خدا تعالیٰ نے ہمیں نرمی کی تعلیم دی ہے تو ہم کیوں سختی کریں۔"

"یاد رکھو کہ جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آکر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمے سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے۔"

"جسے نصیحت کرنی ہو اسے زبان سے کرو۔ ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا دیتی ہے اور دوسرے پیرایہ میں دوست بنا دیتی ہے۔ پس جَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کے موافق اپنا عملدرآمد رکھو۔ اسی طرز کلام کا نام خدا نے حکمت رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے: یُؤْتِی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَآءُ۔"

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اصلی مبلغ بنائے اور ہمارے کلام اور اعمال میں برکت ڈالے۔ آمین

اُذْکُرُوا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْرِ

اس عاجز کی والدہ محترمہ کے چچا زاد بھائی مکرم محمد صدیق (کوٹ احمدیاں سندھ) جنوری کے شروع میں رحلت فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ نے ایک بیوہ اور دو لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

جب سے میں نے ہوش سنبھالا اس وقت سے ماموں صدیق کے ساتھ تعلق اور پیار کی یادیں وابستہ ہیں۔ آپ نے اپنی تعلیم کا ایک حصہ مرکزِ سلسلہ میں رہ کر مکمل کیا۔ دیہاتی ماحول میں رہنے کے باوجود عربی اور انگریزی خوب جانتے تھے۔ آپ ہنس مکھ تھے اور دین کی محبت آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ نماز باجماعت کے پابند اور قرآن مجید سے عشق تھا۔ خلافت سے حد درجہ محبت رکھتے تھے۔ آپ نے خدام الاحمدیہ کے مختلف عہدوں پر اور خاص طور پر قائد مجلس ہوتے ہوئے جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ اپنے پورے علاقہ میں نشانہ غلیل کے ماہر تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے، درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(مغفور احمد منیب جاپان)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعمیر مساجد کے صدقہ جاریہ میں حصہ لینے والے مجاہدین

از ۴ دسمبر ۱۹۸۰ء تا ۲۲ دسمبر ۱۹۸۰ء

۱- مکرم شریف احمد صاحب سنوری لطیف آباد حیدرآباد	۵۰ — ۰۰
۲- " ملک عبدالقیوم صاحب ولد ملک عبدالرب صاحب ربوہ	۵۰ — ۰۰
۳- " غلام احمد صاحب سیکرٹری مال مورو (سندھ)	۱۰۰ — ۰۰
۴- " ڈاکٹر عرفان الحق صاحب محمد علی سوسائٹی کراچی	۳۰۰ — ۰۰
۵- " منور احمد صاحب ہاؤسنگ سوسائٹی "	۲۰۰ — ۰۰
۶- " محمد رشید الدین صاحب النور سوسائٹی "	۱۰۰ — ۰۰
۷- مکرمہ راشدہ صاحبہ بنت چوہدری بشیر احمد صاحب دارالصدر شرقی ربوہ	۵۰ — ۰۰
۸- مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب منجانب محترمہ والدہ ام وسیم صاحبہ و والد صاحب حضرت مصلح موعود۔	۳۳۲ — ۰۰
۹- مکرم اختر نعمان صاحب	۹۰ — ۰۰
۱۰- " عبداللطیف صاحب دودڑ ضلع نواب شاہ	۴۸ — ۰۰
۱۱- " امیر احمد صاحب کارکن بہشتی مقبرہ	۵۰ — ۰۰
۱۲- مکرمہ صاحب خاتون صاحبہ بیوہ مولوی محمد صدیق صاحب جھنگ صدر۔	۲۰۰ — ۰۰
۱۳- مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب گورایہ دارالعلوم غربی ربوہ۔	۲۰۰ — ۰۰
۱۴- مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ ربوہ	۵۰ — ۰۰
۱۵- مکرم سہیل خورشید باجوہ صاحب آدکاڑہ	۱۰۰ — ۰۰
۱۶- " چوہدری منور احمد صاحب کاہلوں احمد نگر نارم ضلع تھرپارکر از والد غلام احمد صاحب کاہلوں	۵۰۰ — ۰۰
۱۷- " " " " " " " " از والدہ حمیدہ بیگم صاحبہ	۱۰۰ — ۰۰
۱۸- " " " " " " " " از دادا جان چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب کاہلوں	۱۰۰ — ۰۰
۱۹- " " " " " " " " از دادی جان	۱۰۰ — ۰۰
۲۰- " " " " " " " " از نانی جان	۱۰۰ — ۰۰
۲۱- " " " " " " " " از نانا جان	۱۰۰ — ۰۰
۲۲- " محمد رشید وینس چک ۲۷ پنڈت والا ضلع شیخوپورہ	۱۵۰ — ۰۰
۲۳- " چوہدری مبشر احمد صاحب وڈالچ کراچی	۱۰۰ — ۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دعائے مغفرت

برادرم حاجی میاں رشید احمد صاحب آف کوٹ مومن جو میاں گل محمد صاحب کے چھوٹے بھائی تھے ۱۸ جنوری ۸۱ء کو صبح ۵ بجے لاہور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ان کا بیٹا عزیزم میاں محمد ارشد ان کا جنازہ ربوہ لایا۔ جہاں مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا ظہیر احمد صاحب نے دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(احمد علی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

اعلان برائے لجنات

ہمارا مالی سال خدا تعالیٰ کے فضل سے اکتوبر ۱۹۸۰ء سے شروع ہو چکا ہے۔ پہلی سہ ماہی کے جائزہ سے معلوم ہوا ہے کہ بہت کم لجنات کی طرف سے چندہ اجتماع لجنہ و ناصرات موصول ہوا ہے۔ جب کہ گزشتہ سال بھی اس چندہ میں بجٹ کے مطابق بہت کمی رہی تھی۔ اس سال کی شوریٰ میں یہ بات منظور کی گئی ہے کہ چندہ اجتماع ڈیڑھ روپیہ فی ممبر کے حساب سے لیا جائے گا۔ براہ کرم تمام لجنات اس چندہ کی طرف خصوصی طور پر توجہ دیں تاکہ اجتماع کے ابتدائی انتظامات کی طرف توجہ دی جا سکے۔ شکریہ۔

(سیکرٹری مالی لجنہ مرکزیہ)

قرارداد تعزیت

ہم ممبران مجلس عاملہ محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ مکرم حافظ عبدالکریم صاحب کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ جب محلہ کی مسجد تعمیر ہوئی تو محترم حافظ صاحب اس مسجد کے پہلے امام الصلوٰۃ مقرر ہوئے۔ آپ خوشاب میں سکول ماسٹر تھے اور وہاں پر ایک لمبا عرصہ پریذیڈنٹ اور سیکرٹری مال رہے اور امام الصلوٰۃ بھی۔ جب ان کے بچوں نے ربوہ میں مکان تعمیر کیا تو آپ یہاں پر مستقل طور پر تشریف لے آئے آپ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ چندوں میں باقاعدہ تھے۔ بلکہ خود سیکرٹری مال کے گھر جا کر چندہ ادا کیا کرتے تھے۔ مسجد میں سب سے پہلے تشریف لاتے۔ اذان کہتے یا کہلواتے پھر صف کو اپنے ہاتھ سے بچھانا فخر محسوس کرتے بلکہ کسی کی بچھائی ہوئی صف کو بھی خوب اچھی طرح دیکھتے۔ اگر کوئی دوست کسی وجہ سے کسی نماز میں تشریف نہ لاتے تو اگلی نماز پر ان سے نہ آنے کی وجہ دریافت فرماتے۔ یہ مرحوم کا طریق نماز باجماعت کی پابندی کروانے میں بڑا مفید تھا۔ مرحوم ہنس مکھ تھے۔ حافظ قرآن تھے۔ بچوں کو قرآن مجید پڑھانا باعث فخر سمجھتے۔ مرحوم بیمار تھے پانچ اپریشن کروانے کی وجہ سے زیادہ کمزور ہو گئے تھے لیکن نماز باجماعت کے بڑے پابند تھے۔ دو سال تک باوجود بیماری کے نماز تراویح میں قرآن کریم سنایا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور آپ کے جملہ بچوں اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ہم ہیں ممبران عاملہ محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) برادرم مکرم ملک بشیر احمد صاحب بی۔ ایس سی۔ بی ایڈ کو حکومت بلوچستان کی طرف سے انگلینڈ ایک تعلیمی کورس کے لئے نامزد کیا گیا۔ لیکن روانگی سے چند روز قبل ایک حادثہ میں بائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے ٹانگ پر ایک ماہ تک پلستر رہے گا۔ دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ برادرم موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ اور سلامتی والی کامیاب زندگی حاصل ہونے نیز اعلیٰ کوالیفیکیشن کی محرومی کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالرحمٰن خان احمدی ایجنٹ الفضل کوئٹہ)

(۲) خاکسار کے عزیز دوست مکرم سیف علی شاہد صاحب قائد ضلع تھرپارکر کے والد محترم مولوی رستم علی صاحب عرصہ دراز سے صاحب فراش ہیں دوست دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(شفیق احمد آف ٹنڈو جام سندھ ایگریکلچر یونیورسٹی)

(۳) میرے ماموں ملک عبدالرحیم صاحب ایک لمبے عرصہ سے زیادہ بیمار ہیں اور اب کافی کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین۔

(عامر رضوان ابن ملک ناصر الدین خان ریٹائرڈ آفیسر ریلوے محمد نگر لاہور)

(۴) میرے والد محترم سمیع اللہ خان ابن حضرت میاں عبداللہ افغان رضی اللہ عنہ کافی عرصہ سے معدے کے السر میں مبتلا ہیں۔ مسلسل علاج کے باوجود مرض میں کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ اسی ماہ اپریشن ہوگا احباب کرام اپریشن میں کامیابی اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(حبیب اللہ خان ملتان)

(۵) خاکسار کے والد محترم محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری آف گنج مغلپورہ لاہور تقریباً دو ماہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے تاحال بیمار ہیں کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ علاج کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔ قارئین الفضل کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(محمد انوار الحق ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مغل پورہ لاہور)

(۶) میں نے یہاں پشاور میں ایک جنرل سٹور کھولا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ میرے کاروبار میں برکت ڈالے اور مجھے اس کو بڑھانے کی توفیق دے۔ آمین۔

(محمد مبشر لکی جنرل سٹور پشاور کینٹ)

(۷) خاکسار مورخہ ۳۱-۱-۸۱ کو مسجد دارالذکر لاہور سے ریلوے اسٹیشن جاتے ہوئے گڑھی شاہو موڑ پر بس سے گر کر حادثہ کا شکار ہو گیا۔ سر اور بائیں ہاتھ پر شدید چوٹیں آئی ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے مؤدبانہ درخواست دعا کی التماس ہے۔

(مبارک احمد نجیب (مربی سلسلہ) بقعہ ہدرہ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۶)

یکم اگست ۱۹۸۰ء تا ۳۰ جنوری ۱۹۸۱ء

مکرم لیفٹیننٹ کرنل الیف ایم رانا صاحب اے ایم سی اسٹیٹ	"	۱۰۰ — ۰۰	
" سیف الحق صاحب PECHS	"	۱۰۰ — ۰۰	
" سید ناصر علی صاحب شریف آباد	"	۳۰ — ۰۰	
مکرمہ مسز ثریا لطیف صاحبہ نارتھ ناؤن ٹرپ	"	۵۰۰ — ۰۰	
مکرم منصور احمد صاحب بھٹی HPECS	"	۵۰ — ۰۰	
" عبد اللطیف صاحب کوٹلی آزاد کشمیر		۱۰ — ۰۰	
" کیپٹن ابن الدم صاحب	"	۱۰۰ — ۰۰	
" داؤد احمد صاحب	"	۶۰ — ۰۰	
" احسان الحق صاحب	"	۳۳ — ۰۰	
" محمد بشیر صاحب بشیر میڈیکل ہال	"	۱۰۰ — ۰۰	
" جلال صادق صاحب	"	۲۰ — ۰۰	
" ڈاکٹر محمد بشیر صاحب	"	۱۰۰ — ۰۰	
" ڈاکٹر ظفر کلیم صاحب	"	۱۰۰ — ۰۰	
" عبد القیوم صاحب کھوکھر	"	۶۰ — ۰۰	
مکرمہ والدہ کریم الدین صاحب	"	۱۰ — ۰۰	
مکرم چوہدری علیم صاحب	"	۲۵ — ۰۰	
مکرمہ والدہ شریف احمد صاحب	"	۱۰ — ۰۰	
مکرم عنایت اللہ صاحب چغتائی	"	۱۰۰۰ — ۰۰	
" منیر احمد صاحب منجانب فضل الرحمٰن صاحب	کوہاٹ	۹۰ — ۰۰	
" " " چوہدری منیر احمد صاحب ایس ڈی او پی اے الیف	"	۲۰ — ۰۰	
" " " کرنل عبد العزیز صاحب سگنلز	"	۳۰ — ۰۰	
" " " میجر مبارک احمد صاحب	"	۱۰ — ۰۰	
مکرمہ والدہ صاحبہ سکواڈرن لیڈر محمد ذکریا داؤد صاحب	"	۵۰ — ۰۰	
" ہمشیرہ " " " "	"	۱۰ — ۰۰	
مکرم میجر مبارک احمد صاحب پاکپتن	"	۲۵ — ۰۰	
مکرمہ صالحہ مسعود صاحبہ اہلیہ مسعود احمد صاحب	کوئٹہ	۱۰ — ۰۰	
" صغراں بیگم " ملک غلام احمد صاحب	"	۱۰ — ۰۰	
مکرم میاں عبد القیوم صاحب ایم اے	"	۲۰ — ۰۰	
" پرویز احمد صاحب	"	۱۵ — ۰۰	
" کاشف داؤد احمد صاحب	"	۱۵ — ۰۰	
" عبد الشکور خان صاحب	"	۱۰ — ۰۰	
مکرمہ مسز فراست فاروق صاحبہ	"	۱۰۰ — ۰۰	
مکرمہ سیدہ نظر فاطمہ صاحبہ	کوئٹہ	۴۰ — ۰۰	
" اہلیہ تنویر احمد صاحب	"	۱۰ — ۰۰	
مکرم اظہر احمد صاحب	"	۱۰ — ۰۰	
مکرمہ زہرہ رؤف صاحبہ	"	۱۰ — ۰۰	
مکرم عبد السلام ، عبد المالک صاحبان	"	۴۵ — ۰۰	
" فیض الحق خان صاحب	"	۱۰ — ۰۰	
عبد الحی ، عبد الماجد ، صادق ، عبد السلام خان صاحبان	"	۱۵ — ۰۰	
فخر احمد صاحب	"	۲۵ — ۰۰	
مکرم ملک جاوید احمد خان صاحب	"	۱۵ — ۰۰	
" محمود احمد ملک صاحب	"	۱۰۰ — ۰۰	
بچگان نسیم الدین صاحب بٹ	"	۵۰ — ۰۰	
مکرم میاں بشیر احمد صاحب ایم اے	"	۵۰ — ۰۰	
" میاں محمود احمد صاحب منجانب والدہ صاحبہ	"	۶۰ — ۰۰	
" " " " اہلیہ "	"	۶۰ — ۰۰	
مکرمہ انیسہ شاہ صاحبہ بنت میاں بشیر احمد صاحب	"	۵۰ — ۰۰	
" عارضہ گوثر صاحبہ " " " "	"	۶۵ — ۰۰	
" بیگم فاروق چوہدری صاحبہ	"	— ۰۰	

(باقی)

ضروری تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۲ فروری ۱۹۸۱ء "الفضل" کی اعانت کرنے والے احباب کے نام شائع ہوئے ہیں۔ جن میں بعض نام غلط شائع ہو گئے ہیں اصل نام درج ذیل ہیں احباب تصحیح فرمالیں۔

۱۔ مکرم ملک بشیر محمد صاحب مجوکہ	کراچی	۸ خطبہ نمبر	۲۰۰ — ۰۰
۲۔ " حفیظ احمد صاحب بٹ	"	" " "	۲۰۰ — ۰۰
۳۔ " شیخ عبد المجید صاحب صدر حلقہ ڈیفنس سوسائٹی	"	۴ " "	۱۰۰ — ۰۰
۴۔ میسرز احمد اینڈ احمد لمیٹڈ	"	" " "	۱۰۰ — ۰۰
۵۔ مکرم ملک خالق داد خان صاحب	"	۲ " "	۵۰ — ۰۰
۶۔ المنصور سٹوڈیو	"	۳ " "	۷۵ — ۰۰
۷۔ مکرمہ بیگم صاحبہ تاثیر احمد صاحب گلشن اقبال	"	۵۵ " "	۱۳۷۵ — ۰۰

(مینیجر الفضل ربوہ)

تصویری لٹریچر مفت :-

غیر از جماعت حضرات کیلئے

احیائے اسلام کی عالمگیر مہم پر مشتمل تصویری لٹریچر غیر از جماعت حضرات خط بھیج کر مفت حاصل کریں

۔ عبد المالک - 115/A علامہ اقبال روڈ لاہور ۔

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کیلئے

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام (ھو الشافی) دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان پوسٹ بکس نمبر ۲۲۲ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون نمبر ۷۳۹۹

ربوہ کا پتہ :- مکان نمبر ۱۵/۳ نزد ناصر کنڈر گارٹن سکول (دواخانہ حکیم نظام جان ربوہ) دوائی اور مشورہ کے لئے یہاں تشریف لائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ اوّل)

یہ علامت معبود حقیقی میں موجود نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ اپنے پکارنے والے کی دعا کو سنتا اور اس کا جواب دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خود عقل انسانی اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ عقل محدود ہے اور بہت سی ایسی باتیں اور حقائق ہیں جن تک انسانی عقل کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ ایسے بہت سے مراحل پر الہام الٰہی عقل کو روشنی عطا کر کے عقدہ کشائی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہماری جماعت میں متعدد ایسے لوگ شامل ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ سے مکالمہ اور مخاطبہ کا شرف حاصل ہے۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین

— محترم لئیق احمد صاحب طاہر سابق نائب امام مسجد فضل لندن حال استاد جامعہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۲۸ جنوری ۱۹۸۱ء کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔ حضور ایدہ اللہ نے نومولود کا نام از راہ شفقت طارق احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی کا پوتا اور محترم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب مینجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے نومولود کے نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

— محترم کرنل محمد حیات صاحب قیصرانی آجکل بیمار ہیں اور سی ایم ایچ راولپنڈی میں آفیسرز وارڈ میں داخل ہیں۔ بیماری کی ابھی صحیح تشخیص نہیں ہو سکی ہے متعدد ٹیسٹس اور ایکسرے وغیرہ ہوئے ہیں کمزور کافی ہو گئی ہے۔ احباب اس خادم سلسلہ کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ڈاکٹر مشتاق احمد شیخ کھوڑا اٹک

ضروری درخواست

احباب جماعت کے تعاون اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے فضل عمر ہسپتال میں غریب اور نادار مریضوں کا ہر قسم کا علاج عطایا جات کی رقوم سے ہو رہا ہے۔ جو احباب جماعت بھجواتے ہیں۔ اب کچھ عرصہ سے کم رقوم آ رہی ہیں۔ لہذا خاکسار تمام بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ اس صدقہ جاریہ کی طرف خاص توجہ دیں اور زیادہ سے زیادہ رقوم اپنے معذور اور محتاج بھائیوں کے علاج کے سلسلہ میں ہسپتال میں بھجوائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

ڈاکٹر مرزا منور احمد C.M.O.

تعلیم الاسلام کالج میں ایم۔ اے عربی میں داخلہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں طلباء و طالبات کے ایم۔ اے عربی میں داخلہ کی آخری تاریخ ۱۸ فروری ۱۹۸۱ء مقرر ہوئی ہے۔ فارم داخلہ جمع کرانے اور انٹرویو کی تاریخ بھی ۱۸ فروری ہی ہے۔

(بحوالہ پاکستان ٹائمز مورخہ ۲/۸۱)

دعائے مغفرت۔ خاکسار کی والدہ محترمہ جلال بی بی صاحبہ عرف اماں جلاں بیوہ میاں نظام دین صاحب ۱/۸۱ بوقت ۶ بجے شام وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ موصیہ تھیں جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ مرحومہ نیک خاتون تھیں ہر وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہتیں۔ احباب سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ عبدالرشید افریقوی سمن آباد۔ لاہور

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ادائیگیوں کا ساتواں مرحلہ ختم ہونے میں چند دن باقی ہیں

ضلعوار نظام کے امراء جماعت ہائے احمدیہ سے یاددہانی کے طور پر گزارش ہے کہ ادائیگیوں کا ساتواں مرحلہ ۲۸ ماہ حال کو ختم ہو رہا ہے۔ اب اس میں چند دن ہی باقی ہیں ۲۸ فروری تک صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے ہر وعدہ کنندہ سے کل وعدہ کا ۱/۱۵ حصہ رقم ضرور وصول ہو جانا چاہیئے۔

مہربانی فرما کر جائزہ لیں کہ آپ نے اس عرصہ میں کس کس سے کس قدر رقم وصول کرنی ہے۔ تاکہ آپ کا ضلع بقایا داروں میں شمار نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ مساعی میں برکت ڈالے۔ جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

یوم مصلح موعود

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۰ تبلیغ ۱۳۶۰ ہش / فروری ۱۹۸۱ء بروز جمعہ اپنی اپنی جماعتوں میں جلسہ بابت پیشگوئی مصلح موعود منعقد کریں۔ جس میں حضرت مصلح موعود کے کارنامے اور اس پیشگوئی کی تفصیلات احباب جماعت کے سامنے آئیں۔ اور اس کی رپورٹ نظارت ہذا کو بھجوائیں۔

عبدالمالک خان
ناظر اصلاح وارشاد ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

پیچیدہ امراض کے مایوس مریض خالص جرمن ادویہ سے علاج کے لئے تشریف لائیں۔ یا علامات مرض لکھ کر بذریعہ ڈاک علاج کروائیں
ہمدرد اندمشورہ ★ بہترین تشخیص اور کامیاب سائنٹیفک علاج کے لئے پتہ یاد رکھیں
شفا ہومیوپیتھک اسٹور اینڈ ہسپتال
رحمت بازار ربوہ

ضروری اعلان
اگر کسی بھی جماعت کے دوست کے پاس مندرجہ ذیل تقاریر کا پرانا ریکارڈ کیسٹ کی شکل میں محفوظ ہو تو وہ براہ مہربانی قیمتاً رعایتاً یا جیسے بھی ہمیں دینا چاہیں دے کر مشکور فرمائیں۔ حضرت مصلح موعود۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ۔ ظفر اللہ خان صاحب۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی بھی موقعہ یا کسی بھی موضوع پر تقاریر ہوں تو اس پتہ پر رجوع فرمائیں۔ شعبہ صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ قیادت نور
پتہ:۔ احمدیہ ریکارڈنگ ۵۲ ظفر الحق روڈ راولپنڈی

اکسیر اپھارہ
ثقل اور بریسیم کے اپھارہ کے لئے فی پیکٹ ۲/ روپے۔ درجن ۱۸/- روپے گرگس ۲۰/۶۰ روپے پوسٹ علاوہ
حیوانات کی ادویات کا مفصل لسٹ مجیر مفت
کیمو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ
پاکستان
کراچی۔ لاہور۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

خدمت کی راہوں پر رواں دواں
دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ (حکیم نظام جان مرحوم والا)
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ
کراچی ۹۲۹/ج طارق روڈ

۷۴۸۴۴
مشہور دواخانہ
رجسٹرڈ
ہو چکا ہے
۶۳۸

آپ کو معلوم ہو
کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب
زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند
حضرت حکیم نظام جان رح

گوجرانوالہ فون نمبر
ربوہ فون نمبر